رجسٹرڈ اے

قال اللہ تعالیٰ وبالنجم هم یهتدون

النجم لکھنؤ

جلد ۳	۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ	نمبر ۲۷

قواعد اخبار

(۱) یہ اخبار مہینے میں چار بار یعنی ہر ہجری مہینے کی تاریخ ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس اخبار کی سالانہ قیمت ہندوستان کے لیے مع محصول ڈاک چار روپیہ اور باہر کے لیے چھ شلنگ۔

(۳) بغیر وصول قیمت اخبار جاری نہوگا۔

(۴) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔

(۵) گمشدہ پرچہ تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر طلب فرمانے پر مفت۔ ورنہ ۲ قیمت لے کر روانہ کیا جائیگا۔

(۶) جواب طلب خطوط کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۷) جو صاحب پانچ نئے خریدار اس اخبار کے پیدا کرینگے انکے نام اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔

(۸) جو صاحب ہر سہ ماہی چار روپیہ عنایت فرمائینگے تو علاوہ ازیں رسالہ علم الفقہ بھی انکے نام جاری کر دیا جائیگا۔

مقاصد اخبار

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام اور نصیحت مسلمین ہے۔ مسلمانوں کے عقائد و خیالات و عادات و خصائل و عبادات و معاملات کی اصلاح اور ان میں اتباع شریعت محمدیہ کی رغبت و خلاف شریعت امور سے حتی الامکان انکو بچانا۔ اسی مبارک مقصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں۔ (۱) اہل علم کی مراسلت جو کسی مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو۔ (۲) غیر مذاہب کے حملوں سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیت کا تمام مذاہب پر اظہار (۳) بزرگان سلف اکابرین کے حالات اسی ذیل میں اسد الغابہ کا ترجمہ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تقریباً ساڑھے سات ہزار صحابہ کے حالات سے مسلمان واقف ہو جائینگے اور بالفعل تاریخ طبری کا ترجمہ بھی شائع ہوتا ہے۔ (۴) کچھ حصہ خبروں کا بھی ہمارے اخبار میں ہوگا اسکے لیے بھی خاص طور پر اہتمام کیا ہے اسلامی خبریں اکثر عربی اخبارات سے منتخب ہونگی۔

شرح اُجرت اشتہار

اشتہار دینے والے یہ خبر سنکر خوش ہوں کہ النجم نے بھی اشتہارات کی اشاعت اس سال سے منظور کر لی ہے۔ چونکہ مذہبی اور علمی ہونیکے باعث سے النجم اپنے ناظرین کی نظروں میں بہت معزز ہے اور بفضلہ اسکی اشاعت بھی زیادہ تر معزز اور اعلیٰ طبقہ میں ہے لہذا اشتہار دینے کا موقع اچھا ہے اجرت اشتہار بالکفایت رکھی جاتی ہے اب اسمیں تخفیف نہوگی۔

(۱) ۲ سے کم اجرت کا اشتہار شائع نہوگا۔

(۲) اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲۔

(۳) ضمیمہ چار صفحہ یا چار صفحہ سے کم ہو تو ۳ فی سو فیصدی۔

(۴) اخبار کے صفحات پر اگر اشتہار چھاپا جائے تو اسکی اجرت نقشہ ذیل میں دیکھو۔

	نصف کالم	ایک کالم	دو کالم	تین کالم
ماہوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

النجم لکھنؤ یوم جمعہ

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ

دعوت اسلام فنڈ

نہایت افسوس ہے کہ یہ ہفتہ بھی خالی گیا اور ابتک کسی ہمدرد اسلام نے کوئی رقم نہین بھیجی گو ابھی سے اس قدر سستی کا ہونا اور اسقدر جلد اس بڑھتے ہوئے جوشش کا بظاہر فرو ہو جانا نہایت تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے اور ایک کام کرنے والے کی ہمت کو پست کر دینے کے لئے کافی ہے مگر مین بالکل سچ کہتا ہون کہ مجھے کسی قسم کی مایوسی نہین پیدا ہوئی نہ ذرہ برابر میری ہمت پست ہوئی مین یقین کامل رکھتا ہون کہ مسلمان اس کار خیر کی امداد مین کوتاہی نکرینگے اور انشاء اللہ تعالی اس مبارک کام کے لئے کوئی ایسا مسلمان نہ نکلیگا جو مال تو مال جان سے بھی دریغ کرے۔

... کارروائی شروع کر دینے کی بابت بعض احباب کا اصرار ہے مگر افسوس ہے کہ وہ خود اسقدر خیال کیون نہین فرماتے کہ اسقدر قلیل رقم مین کون کام شروع کیا جا سکتا ہے مگر انھین اطمینان رکھنا چاہئے انشاء اللہ تعالی آیندہ ہفتہ مین وہ ایک دل خوش کن خبر سنین گے کوشش ہو رہی ہے انشاء اللہ ایک جماعت ... اس مقصد کے لئے قائم ہو جائے گی اور ... جس کی نگرانی مین عملی کارروائی حسب دلخواہ شروع کر دیجائیگی مین ... اس مقصد کے لئے اسوقت سفر کا عازم ہون امید ہے کہ حق جل شانہ مجھے بامراد واپس کریگا اور مین ناظرین النجم کو اس مسرت آمیز خبر سے محظوظ کرونگا جو ابھی میرے دل مین ہے۔

قاری سرفراز حسین صاحب کے لکچرونکی نسبت ... کی تحریر مین نقل کر چکا ہون اور قاری صاحب کی خدمت مین یہ التماس کیا گیا تھا کہ وہ بہت جلد ان شکوک کے رفع کرنے کی کوشش کرین مگر تعجب ہے کہ ابتک قاری صاحب نے اسطرف مطلق توجہ نہین کی موضع تہمت سے اپنے آپ کو بچانا شرعاً اور عقلاً دونون طرح نہایت ضروری امر ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قاری صاحب سکوت سے کام لیتے ہین قاری صاحب کی خدمت مین پھر باادب التماس کیا جاتا ہے کہ وہ بہت جلد کسی اسلامی اخبار کے ذریعہ سے ان تمام امور کی اصل حقیقت سے مطلع فرماوین ورنہ انکو پھر کوئی موقع شکایت نہ ہوگا اگر مسلمان انکی طرف سے مشکوک ہو جائین اور اودہ پنچ کی تحریر کو بے کم و کاست صحیح سمجھ لین تو قاری صاحب کا وہ اعزاز جو اسوقت تک قوم مین ہے بالکل جاتا رہے گا۔

قاری صاحب کو یہ بھی معلوم ہو جانا چاہئے کہ انکے سکوت کی صورت مین جو شکوک انکے طرف سے بڑھتے جائینگے وہ صرف عوام تک محدود نہ رہین گے بلکہ ان شکوک سے خاص بھی متاثر ہو جائینگے۔

دیکھئے مولوی انشاء اللہ خانصاحب اپنے معزز پرچہ وطن مین قاری صاحب کے متعلق کیا ریمارک کرتے ہین وہ لکھتے ہین۔

"قاری سرفراز حسین صاحب عزمی کا جاپان جانا اور چند ہفتون کے قیام کے بعد واپس آجانا اور تحریر اور تقریر کے ذریعہ سے ابنائے ملک کو یہ بتانا کہ جاپان مین اشاعت اسلام کی کوشش محض بے سود ہے یہ سب باتین ناظرین کی یادداشت مین ابھی تازہ ہونگی اور گو کسی کو ان تمام نتائج سے جن پر قاری صاحب پہونچے ہین اتفاق نہو تاہم انکی نیک نیتی اور صداقت کی نسبت کسی کو شبہ نہو سکتا تھا مگر اودہ پنچ مین اب ایک صاحب پنچانہ رنگ مین انکی واپسی کے متعلق جو داستان سناتے ہین اسے جو پڑھیگا اسکے دل مین سخت شبہات پیدا ہو جائینگے اور قائم رہینگے تاوقتیکہ قاری صاحب نویسندہ کے بیانات کی پوری اور کامل تردید نکرین"

اب قاری صاحب سے امید ہے کہ وہ توقف کو اپنے لئے جائز نہ سمجھینگے اور ناحق اپنے اوپر ایسے سخت الزام کا عائد ہو جانا کسیطرح گوارا نکرینگے۔

آج صفحہ ۳ پر ایک تحریر جناب حاجی محمد احسن صاحب نگرامی کی درج کیجاتی ہے جو انھون نے اپنے بچے دلی درد سے لکھی ہے حاجی صاحب کی تحریرین ناظرین النجم پہلے بھی دیکھ چکے ہین لہذا مجھے یقین کرتا ہون کہ وہ اس تحریر کو نہایت شوق سے پڑھین گے اور اس سے متاثر ہونگے۔

درحقیقت حاجی صاحب کا تاسف اور انکا درد حق بجانب ہے ہندوستان کیا سنے مسلمانون کی باقاعدہ مشنری آج جہان تک مجھے علم ہے کہین نہین ہے خداوند اگر سکے جو اس زمانہ مین چند نیک دل مسلمانون نے اس کار خیر کا ارادہ کیا اور بعض اہل ہمت اسلام کے بچے اور جان نثار خادمون نے اسمین اپنی پاک کمائی کی کافی مقدار بین نذر کین (گو وہ اس کام کی نوعیت کے لحاظ سے کافی نہ ہون) تو اب ملک مین اسکی مخالفت ہورہی ہے اور بعض وہ حضرات جو قومی لیڈر رہنے کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہین اس سراپا کار خیر کو بے سود بتاتے ہین۔

مسلمانون کی بدقسمتی کی اس سے زیادہ اور کوئی مثال نہین مل سکتی۔

یہ بھی کم افسوس کی بات نہین ہے کہ اتنے دنون سے اس فنڈ کے لئے چندہ کی تحریک ہو رہی ہے مگر نہایت ہی قلیل رقم جمع ہوئی جسکا عدم وجود بلحاظ اس کام کے برابر ہے۔

پہلی تحریر جو التماس کے عنوان سے شائع ہوئی تھی اور مینے چاہا تھا کہ اسکو علیحدہ کتابی صورت مین شائع کردون اور اسکی بابت ناظرین النجم اور نیز اسلامی جرائد کے اڈیٹران سے استصواب کیا تھا مگر افسوس کہ سوا چند ناظرین النجم کے اور کوئی صاحب خبر بھی نہ ہوسکے۔

لہذا اب پھر عرض کیا جاتا ہے کہ ناظرین النجم اپنی رائے سے جلد مطلع کرین اور خاصکر اسلامی جرائد کے اڈیٹر و نسے التماس ہے کہ وہ ضرور اپنی پسندیدہ تجویز سے مطلع فرمائین اور جب کہ وہ تحریر کتابی صورت مین ہو جائے تو اسکو بطور ضمیمہ کے اپنے اپنے اخبارون کے ساتھ شائع کرنا منظور فرمائین۔

یہ ایک خالص دینی خدمت ہے اسلئے اسکا حق تمام مسلمانون پر یکسان ہے۔

اڈیٹر

پیسہ اخبار کا نامہ نگار اور تقیہ

(۴) حبیب بن بشر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے میں نے اپنے والد بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا۔ لا واللہ ما علی وجہ الارض شی احب الی من التقیۃ یا حبیب انہ من کانت لہ تقیۃ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیۃ وضعہ اللہ ترجمہ خدا کی قسم روئے زمین پر تقیہ سے زیادہ مجھے کوئی چیز محبوب نہیں ہے اے حبیب جس شخص کے پاس تقیہ ہوگا اللہ اسکو بلند مرتبہ کر دیگا اور جس شخص کے پاس تقیہ نہ ہوگا اللہ اسکو پست کر دیگا (اصول کافی ۴۸۳)

(۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ التقیۃ من دینی ودین آبائی ولا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ ترجمہ تقیہ میرا اور میرے باپ دادا کا دین ہے اور جسکے پاس تقیہ نہیں اسکے پاس دین نہیں۔ (اصول کافی ۴۸۴)

تقیہ کے فضائل تو مختصراً آپ کو معلوم ہو گئے اگرچہ یہ مختصر فضائل جو بیان کئے گئے پورا نمونہ نہیں کہے جا سکتے مگر اس سے زیادہ بیان کرنے میں ناظرین گھبرا جائینگے۔ اب تقیہ کے مواقع سنئے اور انھیں حدیثوں سے آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ تقیہ کس کو کہتے ہیں۔

(۱) عن ابی بصیر قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف ایتہا العیر انکم لسارقون واللہ ما کانوا سرقوا شیئا ولقد قال ابراہیم انی سقیم واللہ ما کان سقیما (اصول کافی صفحہ ۴۸۳)

ترجمہ ابو بصیر سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق نے فرمایا تقیہ خدا کے دین سے ہے (یعنے تقیہ ...) عرض کیا کہ خدا کے دین سے ہے امام نے فرمایا ہاں خدا کی قسم خدا کے دین سے ہے یوسف (پیغمبر) نے کہا تھا کہ اے قافلہ والو تم چور ہو حالانکہ واللہ انھوں نے کچھ چرایا نہ تھا اور ابراہیم پیغمبر نے کہا تھا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

ف اس حدیث میں جو شیعوں کے امام نے دو معصوم پیغمبروں پر معاذ اللہ جھوٹ بولنے کا الزام لگایا یہ محض غلط ہے یوسف علیہ السلام نے قافلہ والوں کو چور کہا ہی نہ تھا بلکہ آپکے کسی ملازم نے جب آپکا صاع نہ پایا تو اسنے یہ سمجھا کہ انھیں قافلہ والوں نے اسکو چرایا ہوگا یہ ندا کی تھی کہ اے قافلہ والو کیا تم چور ہو۔ قرآن مجید سے یا کسی حدیث سے یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ یوسف علیہ السلام نے اس قسم کی گفتگو کرنے کا اسکو حکم دیا تھا۔

رہگیا ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں بالکل صحیح تھا درحقیقت اسوقت بیمار تھے۔ کیونکہ رنج و غم کی بیماری اسوقت آپ پر طاری تھی۔ اس حدیث سے تقیہ کی تعریف بھی معلوم ہو گئی کہ تقیہ جھوٹ بولنے کو کہتے ہیں یا غیر واقعی بات کو بیان کرنیکو جسطرح یوسف اور ابراہیم کیطرف منسوب کیا گیا ہے کہ انھوں نے خلاف واقع بات کہی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ تقیہ یعنے جھوٹ بولنا بڑے بڑے پیغمبروں کی سنت ہے۔

اب حضرات شیعہ یہ بھی بتائیں کہ یوسف اور ابراہیم علیہم السلام کو کیا مجبوری درپیش تھی جو انھوں نے جھوٹ بولا۔ ابراہیم علیہ السلام کو تو ظاہر یہ مجبوری درپیش تھی کہ اگر وہ بیماری کا حیلہ نہ کرتے تو انھیں مشرکوں کی عید میں شریک ہونا پڑتا مگر یوسف علیہ السلام کے لئے تو یہ بات بھی نہ تھی انھوں نے تو یہ صریح جھوٹ صرف اپنے بھائی کے روکنے کے لئے بولا تھا حالانکہ وہ بغیر اس جھوٹ کے بولے ہوئے بھی اپنے بھائی کو روک سکتے تھے بس معلوم ہوگیا کہ تقیہ کے لئے کسی قسم کے خوف یا مجبوری کی شرط نہیں ہے۔

ایک دوسری حدیث اس سے بھی زیادہ لطیف ہے وہ بھی سن لیجئے۔

عن سلمۃ بن محرز قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلا ارمانیا مات واوصی الی فقال لی وما الارمانی قلت نبطی من انباط الجبال مات واوصی الی بترکتہ وترک ابنتہ قال فقال لی اعطہا النصف قال فاخبرت زرارۃ بذلک فقال لی اتقاک انما المال لہا قال فدخلت علیہ بعد فقلت اصلحک اللہ ان اصحابنا زعموا انک اتقیتنی فقال لا واللہ ما اتقیتک ولکنی اتقیت علیک ان تضمن فہل علم بذلک احد قلت لا قال فاعطہا ما بقی (فروع کافی جلد سوم صفحہ ۴۰)

ترجمہ سلمہ بن محرز سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک ارمانی آدمی مرگیا ہے اور اسنے مجھے وصی بنایا ہے امام نے مجھ سے پوچھا کہ ارمانی کیا چیز ہے میں نے کہا کہ ایک پہاڑی قوم ہے وہ مرگیا اور اسنے اپنے ترکہ کا وصی مجھکو بنایا ہے اور اسنے ایک بیٹی چھوڑی ہے امام نے مجھسے فرمایا کہ نصف اسکو دیدو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے زرارہ سے یہ مسئلہ بیان کیا زرارہ نے مجھسے کہا کہ امام نے تجھسے تقیہ کیا ہے سب مال اسی لڑکی کا ہے سلمہ کہتے تھے اسکے بعد پھر میں امام کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اللہ تمہاری حالت کو درست کرے ہمارے اصحاب کہتے ہیں کہ تم نے مجھسے تقیہ کیا امام نے فرمایا نہیں میں نے تیرے خوف سے تقیہ خدا کی قسم نہیں کیا بلکہ میں نے تقیہ کیا کہ تجھ پر تاوان نہ پڑ جائے کیا کسی کو یہ معلوم ہو گیا میں نے کہا نہیں تب امام نے فرمایا کہ جسقدر مال باقی رہگیا ہو وہ بھی لڑکی کو دیدو۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام نے سلمہ بن محرز سے جھوٹا مسئلہ تقیہ کر کے بتایا حالانکہ ان کو کوئی خوف تھا نہ مجبوری بلکہ سلمہ بن محرز کو تاوان سے بچانے کے لئے اور ایک تھوڑے سے مالی نقصان سے اسکو محفوظ رکھنے کے لئے امام نے شرعی مسئلہ غلط بیان کر دیا۔ بالفرض اگر یہی مصلحت تھی تو امام کو چاہئے تھا کہ صحیح مسئلہ اس سے بیان کرتے اور بعد اسکے اس سے کہدیتے کہ اصل مسئلہ تو یہی ہے مگر مصلحت یہ ہے کہ نصف مال لڑکی کو دیدو اور نصف غلاموں کے لئے رہنے دو۔ ذرا انصاف کیجئے کہ اگر سلمہ بن محرز کو زرارہ نہ مل جاتا اور وہ امام کی غلطی سے مسئلہ کو آگاہ نہ کرتا تو سلمہ اس غلط مسئلہ کو شرعی مسئلہ سمجھتا یا نہ سمجھتا اور دوسروں کو امام سے روایت کرتا یا نہ کرتا۔ معلوم نہیں اس قسم کے کتنے مسائل شیعوں کے یہاں رائج ہیں جنکو امام نے کسی مصلحت سے غلط بیان کر دیا ہے۔

اس حدیث سے تقیہ کی تعریف بھی نکلتی ہے یعنے جھوٹ بولنا اور تقیہ کا موقع بھی ہوتا ہے یعنے تقیہ ... لئے نہ

دینی گزارش

۲۰ صفر ۱۳۲۳ھ کی النجم میں دعوت اسلام فنڈ کی التماس شائع ہونے کے بعد ایک گونہ بلکہ قوی امید ہو گئی تھی کہ اس فنڈ کے متعلق تمام غلط فہمیاں رفع ہو جائینگی اور عام و خاص سب اس کار خیر کی طرف جھک پڑینگے مگر متواتر کئی ہفتوں سے جو رفتار اس فنڈ کی دیکھی جا رہی ہے اور ایڈیٹر صاحب النجم کے ریمارکس سے جن خیالات کا علم ہوا ہے اس پر نظر کرنے کے بعد نہایت ہی حسرت اور سخت قلق ہوتا ہے کہ بار الٰہا کیا مسلمان فی الواقع در گور ہو گئے اور مسلمانی در کتاب رہگئی۔ اور جو لوگ بڑے بڑے لمبے چوڑے ناموں سے اپنے کو فخر قوم اور خدا جانے کیا کیا ظاہر کرتے ہیں انکے دلوں میں محبت اسلام کا نور اتنا بھی نہیں چمکتا جتنا اندھیری رات میں جگنو چمک جاتا ہے۔

افسوس! اور صد ہزار افسوس!! کہ نہ تو ان غافلوں کو خود ہوش آتا ہے نہ پکارنے جگانے سے ہاتھ پکڑ کر جھنجھوڑنے ہی سے آنکھ کھولتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعجب اس بات کا ہے کہ تعلیم یافتہ اور ذی فہم لوگ بھی نہیں متوجہ ہوتے

دنیا میں آدمی یا تو سمجھانے سے سمجھتا ہے یا مصیبت پڑنے کی داستان سنکے متاثر ہوتا ہے لیکن واللہ اعلم اس بدنصیب قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی طرح کروٹ ہی نہیں لیتی۔ اگر کم سے کم ناظرین النجم ہی دلسے متوجہ ہو جاتے اور اپنے واقف کاروں میں اس فنڈ کے ضروریات کا اظہار کرتے تو اغلب تھا کہ کچھ نہ کچھ کام کا ڈھنگ نکل آتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عالم خاموشی سب ہی پر طاری ہے اور کوئی مسلمان ٹس سے مس نہیں۔

جس کسی نے التماس کے مضمون پر نظر ڈالی ہوگی وہ یقیناً بلا پس و پیش کہ سکیگا کہ اگر اسلام کو سچا مذہب مانتے ہو تو اس فنڈ کی شرکت میں کوئی حیلہ و حجت ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ التماس میں نہایت ہی صاف اور صریح الفاظ میں وہ سب اسباب دکھلائے گئے ہیں جنھوں نے اس فنڈ کی افتتاح پر تحریک کی ہے اور پھر وہ تمام مصالح اور فوائد بھی بیان کر دیے گئے ہیں جو اس تجارت دینی کے سودا کرنے والوں کو حاصل ہو سکتے۔ اور ذرا بھی گنجایش وہم و شک کی نہیں باقی رہنے دی لیکن نہ معلوم کیوں لوگوں نے اسپر توجہ نہیں کی اور کس بنا پر مہر خاموشی لبوں پر لگالی ہے۔

جو شکوک قاری سرفراز حسین صاحب کی واپسی جاپان کے بعد سے لوگوں میں پیدا ہوے ہیں اور جنپر بار بار وطن اور النجم میں ریمارکس ہو چکے ہیں وہ تو ایسے لغو اور بے بنیاد ہیں کہ جس شخص کا دماغ صحیح و سالم ہوگا وہ انپر نگاہ کرنا بھی نہ پسند کریگا کیونکہ اول تو تمام شکوک کی بنا ایک کمزور اور بے اصل دلیل پر رکھی گئی ہے دوسرے یہ کہ التماس میں جو مقاصد اس فنڈ کے بیان کئے گئے ہیں انھوں نے ایسے تمام شکوک کا سد باب کر دیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا بیجا نہیں ہے کہ التماس کا مضمون پڑھنے کے بعد ایسے خیالات پیدا ہونا قوم کی ایسی بیماری کی دلیل ہے جس سے صحت کی امید ہی نکرنا چاہیے۔

اور ہم بلا پس و پیش کہ سکتے ہیں کہ نہ صرف یہی شکوک جو قاری صاحب کے بیانات سے پیدا ہوے ہیں بلکہ آئندہ بھی جو توہمات پیدا ہوں اور علاوہ توہمات کے دنیاوی یا دینی خواہ کسی قسم کی ترقی و اصلاح کے خیال سے بھی کیوں اعتراض نہ کیا جاے ہر ایک شک و وہم و اعتراض کا جواب اوسی التماس سے مل سکتا ہے ہاں یہ دوسری بات ہے کہ آنکھ بند کرکے آپ شتاب مجنون کی طرح جھک لگا دی جاے اور اصل مدعا کے سمجھنے کی کوشش نہ کیجاے۔

کیا کوئی شخص جس نے التماس کو تمام و کمال پڑھا ہے چند سکنڈ کے لئے بھی یہ کہ سکتا ہے کہ اوسمیں افہام و تفہیم کا کوئی دقیقہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ اخلاقی۔ تہذیبی۔ تمدنی۔ دنیاوی۔ اخروی تمام پہلو دکھائے گئے ہیں۔ اور نہایت ترتیب و تالیف کے ساتھ ہر ہر بات کو ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ کسی مخاطب سے اسکے خیالات کے خلاف کلام نہیں کیا گیا اور ٹھیک ٹھیک اسی منشاء کے مطابق اوسکو منافع و مضار بتلا دئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی واضح طور سے سمجھایا گیا ہے کہ جاپان یا امریکہ کے نام سے دھوکا نہ کھانا چاہیے نہ یہ سمجھنا چاہیے کہ ہم اپنا کام ایک جگہ پر محدود کرتے ہیں بلکہ سب سے زیادہ ضرورت تو انھیں ملک کی بتائی گئی تھی۔ لیکن یا تو لوگوں نے اسے پڑھا نہیں یا سرسری توجہ ماننے کے لئے اسے باور نہیں کرتے۔

اگر کچھ دیر کے لئے ہم قاری صاحب کے ہم آہنگ ہو جائیں تو بھی جب اس فنڈ کے اغراض پر غور کر بیٹھینگے پکار کر کہنا پڑیگا کہ قاری صاحب کی واپسی سے پہلے ہی دعوت اسلام فنڈ نے اپنے التماس میں یہ اشاعت کر دی ہے کہ ہمیں کام کسی خاص ملک و خطہ کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ سب سے بڑا مقصد مسلمانوں کی خود قومی و ملکی اصلاح ہے البتہ اسکے ساتھ ہی دعوت اسلام فنڈ کا ایک جز یہ بھی ہے برکات اسلام پھیلانا چاہتا ہے۔ اور کوئی دانشمند یہ نہیں کہ سکتا کہ یہ ارادہ نامناسب یا بیکار ہے پیش بریں نیست ہمارا یہ خیال کہ جاپان اسلام کیطرف متوجہ ہے یا اسکو کسی ایک مذہب کی تلاش ہے غلط نکلا تو اس سے ہمارا مقصود فوت نہیں ہوتا کیونکہ اشاعت اسلام کیواسطے کسی کی خواہش ظاہر ہونا پہلی شرط نہیں ہے اگر قاری صاحب یا اور کسی بزرگ کو اسمیں شک ہو تو وہ زمانہ بعثت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سرسری ہی سی نظر ڈالیں تو مان لینا پڑیگا کہ اُن کا اعتراض لغو اور پوچ بلکہ بانی اسلام کے مقصد کے قطعاً خلاف ہے۔ کیونکہ یہاں تو خواہش و عدم خواہش تلاش و عدم تلاش ہی کا مرحلہ درپیش ہے اور سرکار والا تبار کی تبلیغ پر انکار اور نہ فقط انکار ہی بلکہ جبر و تشدد ظلم و ستم اہانت و تذلیل جدال و قتال تک ہوا۔ تیئیس برس تک زمانہ رسالت میں ایک دن بھی اوس ذات عالی کو دشمنان دین نے چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ اطاعت رسول اللہ اور پیروی سنت کا تو یہ مقتضا تھا کہ جان جوکھوں ہو تو بھی تبلیغ دین سے باز نہ رہا جائے۔ نہ آنکہ ایسی امن اور اطمینان کی حالت میں یوں بے سر و پا اعتراضات کئے جائیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اگرچہ دعوت اسلام کے فنڈ کے مقاصد نہ کسی ایک شخص کی ذات سے متعلق ہین اور نہ کسی ایک فرد پر اُسکا تنہا حق ہے مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ معزز اڈیٹران اخبار نے بھی اسطرف پوری توجہ نہین کی۔ بیشک مولوی محمد انشاء اللہ صاحب اڈیٹر وطن شکریہ کے مستحق ہین کہ انھون نے اسکے متعلق موقع موقع سے خامہ فرسائی فرمائی اور جسقدر قومی کام انھون نے اپنے ذمہ لے رکھے ہین اُنکے دیکھتے اُنکی اتنی توجہ بھی کچھ کم نہین ہے لیکن جس زور سے انھون نے ریویو آف ریلیجنز قادیان کی کاپیان ممالک غیر مین بھیجنے کی تحریک شروع کی تھی اُسکا خیال کرنے کے بعد ہم نہایت ہی ادب مگر سچائی کے ساتھ اُنسے شکایت کرتے ہین کہ انھون نے کیون ایسی تحریک اشاعت اسلام فنڈ کے لئے نہین کی کہ جس سے اتنا سرمایہ جمع ہو جاتا کہ ایک مستقل رسالہ وہ خدمت انجام دینے کے لئے پیدا ہو جاتا جو وہ ریویو آف ریلیجنز سے لیا چاہتے تھے۔

کم سے کم اگر اتنا ہی ہوتا کہ وطن اور وکیل مین تھوڑی تھوڑی کرکے التماس ہی شائع ہوتی اور آپ معزز اڈیٹر صاحبان اپنی با وقعت رائے بھی ظاہر فرما کر چندہ کی اپیل کرتے تو ضرور اس فنڈ کی رفتار بہت کچھ بڑھ گئی ہوتی۔

اور ہم اب بھی امیدوار ہین کہ وہ ہماری گزارش پر غور فرما کر اس کام کو ضرور کرینگے کیونکہ اڈیٹر صاحب النجم نے ابتک اسکی کاپیان جداگانہ شائع نہین کین شاید اسکا یہ سبب ہو کہ ناظرین النجم اور دیگر مسلمان ہمعصر اڈیٹران سے جو استدعا اتفاقی رائے یا ترمیم و تنسیخ الفاظ التماس کے بابتہ کیگئی تھی اوس پر کوئی صدا نہین بلند ہوئی بہرحال اگر وکیل و وطن مین اسکی اشاعت ہو جائیگی تو کئی ہزار افراد قوم کو اس سے واقفیت ہو کر غلط فہمی مٹ جائیگی اور اس خدمت کا ان معزز اخبارون سے انجام پاجانا بہت مفید ہوگا۔

ایک اعتراض چندہ نہ دئے جانے کے واسطے بطور حیلہ شرعی کے یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ابتک جناب اڈیٹر صاحب نے کوئی کام شروع نہین کیا ہین یہ تو معلوم نہین کہ جناب اڈیٹر صاحب کی رائے اس معاملہ مین کیا ہے لیکن ۲۹ ربیع الاول کے النجم مین جو میزان (صالحہ) چندہ وصول شدہ کی دکھلائی گئی ہے اُسپر نظر کرنے کے بعد نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر اتنے ہی سرمایہ سے کام چلانا منظور ہے تو کیون چندہ دہندگان کا چندہ واپس دیکر فنڈ کی مسدودی کا اعلان نہ کر دیا جائے۔

جس کام کے لئے بھلا دس ہزار روپیہ کا سرمایہ مطلوب ہو وہ پانچسو مین کیونکر شروع ہو سکتا ہے جس حیثیت اور جس غرض سے پرچہ نکالنا منظور ہے اُسکے اعتبار سے تو شاید ایک دو ماہ کے واسطے بھی یہ رقم کافی نہین بلکہ اس حیثیت کو تو چھوڑے مین لکھتا ہون کہ چند سال پیشتر امریکن مشن کے طرف سے ایک ہفتہ وار دو ورق کا پرچہ خیر خواہ اطفال جو مسیحیت کی اشاعت کیواسطے تقسیم ہوتا تھا ویسا پرچہ بھی تو اس سرمایہ سے نہین چل سکتا۔

آدمی کو لازم ہے کہ کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اُسکے نتائج پر نظر کرلے اگر یہ منظور ہے کہ ایک مہینہ مین ایک نمبر نکالکر دشمنان دین کو مضحکہ اڑانے کا موقع دیا جائے اور اخباری دنیا مین مسلمانون کی سستی و مداہنت کا چرچا پھیلایا جائے تو بسم اللہ ورنہ یاد رہے کہ یہ ہرگز مصلحت نہین ہے کہ ایسے بے نتیجہ کام کی ابتدا کرکے اسلام کو ہنسوایا جائے۔

دس ہزار کی رقم تو ایسی معمولی رقم ہے کہ ایک دو عالی ہمت بھی اسکو دے سکتے ہین مگر تعجب ہے کہ سات کروڑ مسلمان بھی ایسی حقیر رقم کئی مہینے مین ابتک جمع نہین کر سکے۔

خدا کیواسطے بھائیو ذرا تو ہمت باندھو یہ کون سی ایسی بڑی تعداد ہے جسکی فراہمی کے واسطے حیلے ڈھونڈھ رہے ہو۔ اگر تمام ہندوستانی مسلمانون کی آبادی پر اوسط نکالو تو ایک پائی کا بھی فی کس اوسط نہین پڑتا پھر خیال کی جاہے کہ اس سے بڑھکر حقیر مگر ثواب کی رقم اور کون ہوگی۔

اگر لاکھ آدمی ایک ایک پائی چندہ دین تو لاکھ پائی آنا روپیہ جمع ہو جانا محال نہین۔

آخر مین ہم اپنے مسلمان بھائیون سے بصد التجا اور نہایت ہی منت و سچائی کے ساتھ دست بستہ عرض کرتے ہین کہ یا تو وہ بسم اللہ کرکے ہمت باندھین اور اتنی کوشش کرین کہ مہینہ دو مہینے مین اڈیٹر صاحب النجم کی مجوزہ رقم جمع ہو جائے اور اگر اُنکے دلون مین اسلام کی محبت مطلقاً باقی نہین یا اُنکے ذاتی اغراض اُنکو اسلام کی خدمت مین بالکل ہی مانع ہین تو صاف صاف اس فنڈ کے بند ہونے کا اعلان کرنے کی تحریک کرین۔ پھر اگر خواہ مخواہ کسی بندہ خدا کو یہ کام کرنا ہی ہوگا تو وہ اور نہ سہی تو چند دن دریوزہ گری کرکے ایک ایک پائی یا ایک پیسہ سے یہ رقم پوری کرلیگا لیکن اوس صورت مین ہم نام کے مسلمانون کو کوئی استحقاق نہ ہوگا کہ قوم و مذہب کا نام لین اور خدا سے اُسکے اُن وعدون کے پورے ہونے کی درخواست یا آرزو کرین جو مسلمانون کا حق ہین۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار وحشی نگرامی کان اللہ لہٗ

نہج البلاغت اور مصر مین شیعی ترقی

مرزا احمد ہادی صاحب اڈیٹر الحکم اپنے پرچہ بابتہ ماہ فروری سنہ حال مین "دعوت جاپان الی الاسلام" کے عنوان سے ایک مضمون مین یون رقم فرماتے ہین کہ "ہم دیکھتے ہین کہ مصر جیسا تحقیق کا شوق بہ نسبت یہان (ہندوستان) کے زیادہ ہے اس جانب متوجہ ہو گیا ہے بعض کتابین جنکے مولف شیعی ہین مثلاً نہج البلاغت وغیرہ درس مین داخل کرلی گئی ہے حالانکہ مصر ہی کے بعض محققین نے صراحتاً اسکا اعلان کر دیا ہے کہ نہج البلاغت دراصل شریف رضی الدین کی تصنیف ہے۔ کیونکہ اسمین مباحث فلسفیانہ ہین اور طرز کلام ایسا ادیبانہ ہے کہ حضرت امیر کا کلام ہونا قیاس نہین کیا جاسکتا۔ مگر لکھنے والے نے اسکی طرف توجہ نہ کی کہ اسکی شرح کرنے والے اکثر اہل سنت والجماعت ہین اور باوجو

اسلئے کہ اس کتاب کو ایک شیعہ نے جمع کیا ہے
.......الخ

حال میں مصر سے جسقدر علمی رسائل نکل رہے ہیں انمیں کون پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں کسی نہ کسی بات میں شیعوں سے اتفاق نہ کیا گیا ہو۔ ....

لیکن اگر یہ کہدیا جائے کہ فلاں امر مطابق اصول شیعہ ہے تو ابھی تعصب کی آگ بھڑک اٹھے اور تحقیق کی گاڑی میں روڑا اٹکایا جائے۔ ...."

"البتہ مذہب میں اصلاح کی ضرورت اسیوقت محسوس ہوتی ہے جبکہ روحانیت اوس سے سلب کر دی گئی ہو اور اوسکے اوامر و نواہی میں صریح تغیرات کئے گئے ہوں......"

مرزا صاحب اپنے مذہب کی ترقی کی فکر میں اسقدر مستغرق رہتے ہیں کہ اونکے سامنے کسی قسم کا مضمون کسی بحث کے متعلق پیش کر دیا جائے تو اوسکو وہ اپنی شیعیت میں (رغم اپنے خیال سفر ہو بیٹھے) ڈھالکر ناظرین الحکم کو خوش کر دیا کرتے ہیں اور یقین دلا دینے کی کوشش کر دیا کرتے ہیں کہ شیعی مذہب کی طرف رجحان نہ صرف تمام اہل سنت والجماعت کا ہے بلکہ تمام عالم کے مذاہب کا رخ بھی اسطرف پایا جاتا ہے۔ شیعہ مذہب نہیں ہے کہ وہ شیعی مذہب کی ترقی کے خواب بھی سوتے میں دیکھتے ہوں اور اسکا خیالی سبز باغ دیکھکر اپنے دل و دماغ کو تازگی پہونچاتے ہوں کیونکہ قوم میں بیداری کا ایک اخباری ذریعہ بھی ہے۔

مصر کے بعض مدارس میں ایک ادیبانہ حیثیت سے نہج البلاغت کا داخل ہونا آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ نہج البلاغہ جو کہ شیعی تصنیف ہے اور اسکو سنی پڑھتے ہیں تو انکا رجحان شیعی مذہب کی طرف ہو رہا ہے۔

سبحان اللہ ...... یہ ہے عقل و دانش جائے عبرت ہے کیوں مرزا صاحب آج تمام ہندوستان میں درس نظامیہ کے نام سے جو کتب پڑھائی جاتی ہیں ان میں اکثر سنیوں کی تصنیف کی ہوئی ہیں اور جنکو پڑھے بغیر کوئی شیعہ فقیہ، فلسفی، منطقی، مورخ، طبیب، ادیب، مفسر، محدث، ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل نہیں کر سکتا۔ کیا ان کتب کے پڑھنے سے ہم یہ مطلب نکال سکتے ہیں کہ چونکہ سنی مصنف کی کتب پڑھتے ہیں جسم سے انکا رجحان مذہب سنت والجماعت کی طرف ہے اور کچھ دنوں میں وہ سنی ہو جائینگے۔

سیکڑوں برس سے سنی مصنفین کی مذہبی کتب برابر شیعوں نے پڑھیں پھر کیوں نہ سنی ہوگئے۔ جبکہ آج نہج البلاغت کے (جو ایک شخص رضی الدین ادیب کی لکھی ہوئی ہے اور جسکی حضرات شیعہ ضعیف الاعتقادی سے کلام الہی سے بڑھکر وقعت اور عزت کرتے ہیں) مصری مدارس میں داخل کئے جانے سے سنیوں کو شیعہ ہو جانے کا مرزا صاحب نتیجہ نکالیں۔

کیا مرزا صاحب کوئی فہرست پیش کر سکتے ہیں کہ تاریخ الخلفا کے پڑھنے سے (جو ہر عربی دان مسلمان شیعہ و سنی کو پڑھنا ضروری ہے اور جو ایک سنی کی تالیف ہے) آج تک کسقدر شیعہ سے سنی ہوگئے۔

مرزا صاحب اس قسم کے خواب اکثر دیکھا کرتے ہیں اور قوم کو منطقی اور فلسفی لیک کا جامہ پہنا کر خوش کر دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ کیا قومی ترقی کا یہی ذریعہ ہے جو مرزا صاحب اپنے فرقہ کو سوجھایا کرتے ہیں ہم کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ سنیوں پر تبرا اونڈیل کے اپنے قوم کو ترقی کے جادہ پر لیجا سکیں۔

مگر وہ کیا کریں ایسی خو پڑ گئی تو اونکے قومی گھٹی پڑی ہے۔

آئندہ ہم اون دل شکن فقرات کو بھی درج کرینگے جسے پڑھکر ہر ایک سنی کا دل دکھ جائے۔

الراقم ۔ ۱-۱-۱ کاکوروی۔

حق بات زبان یا قلم سے نکل ہی جاتی ہے

یہ کون نہیں جانتا کہ حضرات شیعہ کے یہاں خلفاء ثلاثہ صحابہ کرام اور بعض ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب و شتم سے یاد کرنا داخل عبادت ہے جس مذہب میں گالیاں دینا داخل عبادت و ثواب سمجھا گیا ہو ظاہر ہے کہ اوسکے مذہب کے عوام شیعی کی اخلاقی حالت کیا ہوگی۔ مجھسے ایک متوسط درجہ کے شیعہ صاحب نے مجھے اپنا ہم عقیدہ سمجھکر کہا کہ ہمارے یہاں (مذہب شیعی میں) یہاں تک ضروری ہے کہ نماز فرض پڑھنے کے بعد جسوقت بیٹھکر درود شریف پڑھتے ہیں اگر بجائے درود شریف کے لعن پڑھ لیا کریں تو زیادہ ثواب ہے (نعوذ باللہ) جس مذہب کی اخلاقی حالت ایسی ہو اور جس مذہب میں گالیاں دینا داخل ثواب اور عبادت سمجھا گیا ہو اوسے ہمارے لائق پروفیسر مرزا احمد ہادی صاحب بی۔اے۔ ایڈیٹر الحکم نصیحت واپنا طور پر فرماتے ہیں کہ لعن و تشنیع کرنا اور برا کہنا ترک کریں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ اسوقت کی ایک شیعی قوم پرچے ہیں جنمیں سوائے تبرے اور گالیوں کی بوچھاڑ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ رسالہ بھر میں ایک صفحہ بھی شاید مشکل سے نکلے جسمیں معقول بحث ہوتی ہو ورنہ سوائے مغلظات باتوں اور بے تکے الفاظ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مگر خیر ہم شکر گزار ہیں کہ مرزا محمد ہادی صاحب نے الحکم نمبر ۹ میں اپنے ہم مذہب شیعی گروہ کو نصیحت کی ہے۔

گو مرزا صاحب بھی بعض اوقات اوس لغزش کے مرتکب ہو جایا کرتے ہیں مگر خیر اور شیعی رسالہ کیطرح تو انکا پرچہ نہیں ہے۔ ہم انکے پرچہ کی اس عبارت کے کچھ حصہ کو جو عرض حال کے عنوان سے لکھا ہے اسلئے درج کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کاش اور شیعی رسائل خاصکر اصلاح، الشمس، الشیعہ، اخبار اثنا عشری، مرزا صاحب کے کہنے اور انکی نصیحت پر عمل کریں وہ عبارت یہ ہے۔

"چند اخبار اور رسالے شیعوں کے ملک میں جاری ہیں لیکن ہر ایک کا مقصد جداگانہ ہے اور ہر ایک کا طرز جداگانہ ہے (ان سب کا مقصد صرف یہی ہے کہ بزرگان اسلام کو دل کھولکر گالیاں دیجائیں۔ اور محبوب گروہ کے آگے سر تھوپے جائیں) چند نفوس بھی ایک بات پر اتفاق نہیں کرتے۔ کوئی معیار معقولیت کا موجود نہیں جسے جو چاہا لکھدیا ایسے اخبار نویس اور نامہ نگاروں سے (جیسے اصلاح اور اوسکے نامہ نگار) بجائے اصلاح کے اور فساد بڑھتا ہے۔ طرز تحریر کو بدل دینا تھا مگر کون کرے اور جو کرے وہ بدنام ہو۔ اسمیں شک نہیں کہ بعض مخالف اخبار نہایت دلخراش مضامین لکھتے ہیں (مرزا صاحب کا یہ کہنا صحیح نہیں) اور پھر صاحب غیرت کو ایک اشتعال اور جوش پیدا ہو جاتا ہے (کیا اوس جوش میں آکر صحابہ رسول اللہ کو جو انکے بھی تھے اور ازواج رسول پر تبرے آمیز الفاظ لکھ بیٹھتے ہیں) لیکن انکو تو صبر کرنیکی ہدایت کیگئی ہے

اور اسمین بہار اسجلا ہے۔ (بھلا کوئی بھی آپکے گروہ مین سے صبر کرتا ہے) ہمکو افسوس ہے کہ شیعہ اب اس دولت کو بھی ہاتھ سے کھوئے دیتے ہین (ابھی شیعہ کے پاس یہ دولت کب تھی جواب کھوئے دیتے ہین) کیا بھی باتین بلا کسی قسم کی تشنیع بہا کے نہین کی جاسکتین۔ (ضرور کی جاسکتی ہین بشرطیکہ سچ کہنا بھی آئے۔ اور یہ سب جانتے ہین کہ جو شخص معقول بات کا جواب معقول طور پر نہین دیسکتا اسکو خواہ مخواہ اشتعال پیدا ہو جاتا ہے اور وہ آپے سے باہر ہو کر گالیان اور صلواتین سنانے لگتا ہے یہی حال حضرات شیعہ کا ہے) اگر ایسا ممکن ہے تو کیون شیعہ مثال دنیا کے سامنے پیش نہین کرتے (بالکل غیر ممکن ہے کیونکہ تبرا اور سب و شتم سے یاد کرنا شیعی مذہب مین عبادت سمجھا گیا ہے۔ اور عقل سلیم والے مذہب کے ایک دلجلے شاعر نے اسیوجہ سے کہدیا ہے۔

شعر

دشنام مذہب طاعت باشد مذہب معلوم اہل مذہب معلوم
پھر کیونکر ممکن ہے کہ شیعی رسائل و اخبار اس رنگ کو چھوڑدین) کہا جائے گا کہ اپنی قوم کو وابستہ ہین لیکن ہمکو تو اسکی ضرورت معلوم ہوتی ہے"

ہملا ناظرین کیا آیندہ سے امید کرسکتے ہین کہ اصلاح' الشمس' اثناے عشری'' الشیعہ کے ایڈیٹران مرزا صاحب کی نصیحت پر عمل کرینگے۔ ہمین تو امید نہین۔ مگر ہم کو مرزا صاحب کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ کہ انھون نے ایک حق بات کے کہنے سے دریغ نہین کیا۔ کاش ایسے ہی شیعی مذہب مین چند ہادی موجود ہو جائین تو شیعی مذہبی اخلاق تھوڑا بہت سدھر جائے۔

(الراقم و-۱-۱-کاکوروے۔

الحوادث العمومیہ

مصر و ترکی یہ بالکل غلط ہی جیسا کہ بعض اخبار ونے سنہ ۱۸۸۹ء دیکھ وہ ترکی کے طرفدار سمجھے جاتے ہین لکھدیا ہے کہ سلطان المعظم نے دیگر صلح کرلی سلطان المعظم کا دبنا کسی خبر سے اب تک مفہوم نہین ہوا بلکہ جسقدر خبرین اب تک موصول ہوئین وہ اسکے خلاف ظاہر کررہی ہین سلطان المعظم کا یہ فرمان کہ ہم اس معاملہ مین انگلستان سے براہ راست گفتگو کرنا نہین چاہتے انگلستان کو جو کچھ کہنا ہے بواسطہ مصر کے کہے۔ دوسرے صلح کو اس شرط پر منظور کرنا کہ حد بندی کا فیصلہ صرف مصر و ترکی افسر کرین کسی یورپین کو اسمین دخل نہو۔ یہ تمام امور اس امر کو ظاہر کررہے ہین کہ سلطان نے ہرگز دیگر صلح نہین کی۔

گورنمنٹ برطانیہ عظمی کا مسلمانون کو شکرگزار ہونا چاہئے کہ اُسنے اپنی مسلمان رعایا کی دلشکنی کا بہت خیال کیا اور مصر کے معاملہ مین سلطان المعظم سے صلح کرلی۔

بہت افسوس سے سنا گیا کہ علیگڈھ کے بعض معزز اصحاب نے اُس تار کی نسبت جو سلطان کی ہمدردی مین علیگڈھ سے گیا تھا پانیر کو یہ اطلاع دی کہ وہ تار تمام مسلمانون کی آواز نہین ہے نہ معزز مسلمان گورنمنٹ کے مقابلہ مین ترکی کے ساتھ کسی طرح کی ہمدردی رکھتے ہین۔

علی پور کے ڈاکخانہ مین بوجہ سرکاری روپیہ گم ہوجانے سے بڑی گڑبڑ پڑی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حال مین بنچ سے ڈاکخانہ مین دو تھیلے (جنمین ہر ایک مین دو دو سو روپیہ کے نوٹ اور نقدی تھی) علی پور کے ڈاکخانہ بھیجے گئے۔ تھیلے ٹھیک طور پر مہر کردئے گئے تھے۔ جب ڈاکخانہ علی پور کے ڈاک منشی صاحب نے مہر کی صحت کا امتحان کرکے اُن تھیلون کو کھولا تو وہ بالکل خالی نکلے۔ اسکی اطلاع فوراً صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس علی پور کو کردی گئی۔ اور نیز پوسٹ ماسٹر جنرل بنگال کو بھی اسکی اطلاع دیدی۔ مگر مجرم کا اسوقت تک پتہ نہین لگا ہے۔

سرکار کانپور مین گورہ توپ خانہ و فوج وسوارانکے گھوڑون کے نعل بنانے کا کارخانہ قائم کرنا چاہتی ہے پرائیوٹ کارخانہ دار اسکے مخالف ہین۔

یہ خبر ابھی متحقق نہین کہ اس موسم سرما مین لارڈ کرزن نظام کی ملاقات کو حیدرآباد جائینگے۔

کسولی کے متصل ایک فوجی گورہ نے سوڈا واٹر کی قیمت طلب کرنے پر ایک دیسی چپراسی کو نشانہ بندوق بنایا مجروح رو بصحت اور مجرم ماخوذ ہے۔

جاپان و روس مین پھر کشیدگی پیدا ہوگئی ہے روس کہتا ہے کہ قطعی معاہدہ صلح کے روسے جو امر کہ مین ہوا تھا۔ جاپان کو کوریا پر کوئی خاص حق سرتجی حاصل نرہا۔ اس مین کوریا کی آزادی تسلیم کی گئی ہے۔ جاپان اسکے برخلاف رائے رکھتا ہے۔ انگلستان اور جرمنی جاپان کے طرفدار ہین۔ چین نے باشندگان مانچوریا کے نقصانات کے ہرجانہ مین روس سے ۱۷ کروڑ روپیہ مانگا ہے۔ بعض باشندے جنگ کی وجہ سے ہلاک بھی ہوئے۔ روس نے بقول جاپان مانچوریا کو ابھی تک خالی بھی نہین کیا۔ روس کہتا ہے کہ وہ نصف سے زیادہ یعنے ۲ لاکھ فوج وہان سے ہٹا چکا ہے۔

روس و انگلستان مین بھی فرانس و انگلستان کی طرح باہم دوستانہ مصالحت ہو جانے اور ٹرکی اور ٹرکی۔ ایران۔ افغانستان۔ و تبت کے متعلق جن جن معاملات پر دونون سلطنتون مین باہم تنازع ہوسکتی ہے۔ اون کی نسبت ہمیشہ کے لئے سمجھوتہ کرکے ہر دو کی پالیسی کی تعین کی کارروائی بسرگرمی جاری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دو سلطنتین یورپین ٹرکی کی نسبت یہ فیصلہ کرینگی۔ کہ وہ برابر بحالت موجودہ قائم رکھی جائے روس خلیج فارس مین کوئی بندرگاہ نہ لے وہ شمالی ایران مین اور انگلستان جنوبی مین اپنا اثر بڑھائے۔ اور افغانستان۔ اور تبت کو بحالہ رکھا جائے۔ اس دوستانہ قرارداد کی تکمیل روسی حکومت کے جدید نظم و نسق کے مکمل ہو جانے پر ہوگی انگریزی بیڑہ آخر جولائی مین جاکر روس کا مہمان بنے گا۔ خدا کرے کہ یہ مصالحت ہو جائے۔ لیکن اس بات کی ضمانت کیا ہوگی کہ روس عہد پر قائم رہیگا۔ جاپانی معاہدہ صلح کی ابھی تو سیاہی بھی خشک نہین ہوئی اور روس نے اوس کی حسب مطلب تاویلین شروع کردی ہین۔ جرمنی و انگلستان مین بھی ربط بڑھ رہی ہے۔ کئی جرمنی اعیان لنڈن گئے ہین۔ جہان انکی خوب آؤبھگت ہو رہی ہے۔ آنکی غرض یہ کہ روس ابھی اپنے دھندے مین ہی مبتلا ہے انگلستان سے سمجھوتہ کرنے کا وقت کہان سے لائے۔

دولت عثمانیہ نے قدیم ٹکٹون کو بیچنے کا ارادہ کرلیا۔ جن کو یورپین لوگ بہت شوق سے خریدتے ہین۔ اور اس ملک کی تمام آمدنی حجاز ریلوے فنڈ مین دیجائیگی بغرض ہر روز اس کام کے کل کرنیکی ایک نئی تجویز کیجاتی ہے۔

کارخانہ چکن محمد عبد الرحمن وحافظ محمد خلیل الرحمن لکھنؤ گلی پارچہ



یہ تمغہ و سارٹیفکٹ سرکار انگریزی نے نمائش کلکتہ و لندن میں بوجہ ذیل کی عمدگی کے صلہ میں عطا فرمایا ہے ۱۸۹۹ء

فہرست اشیاء موسم گرما و سرما

نام جنس	طول	عرض	قیمت
تھان کامدانی و ترپن بوٹیدار انگریزی بوٹا	۱۰ گز	۱۸ گرہ	[illegible]
تھان چکن کامدانی بوٹی کے کپڑے	"	"	[illegible]
تھان چکن بیل بوٹیدار انگریزی و آزاری	۳۰ گز	۱۸ گرہ	[illegible]
دوپٹہ کامدانی جالی	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن	"	"	[illegible]
دوپٹہ چکن بیل بوٹیدار زنانہ	"	"	[illegible]
ساڑی چکن	۶ گز	۴۶ گرہ	[illegible]
جیا چکن	.	.	[illegible]
پائجامہ و کرتہ سوتی و ریشمی	.	.	[illegible]
صدری ریشمی و سوتی	.	.	[illegible]
خوشنمائی بوٹیدار جالدار سفید و رنگین	"	"	[illegible]
لحاف و پلنگ پوش	"	"	[illegible]

تمباکو کی مشکی گولیاں خوشبودار

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی خوشبودار بسبب آمیزش بعض جواہرات و ادویہ لطیفہ کے نہایت خوش ذائقہ مقوی دماغ مفرح قلب مجلی دندان ہیں۔ ایک گلوری کی مقدار کے برابر تیار ہوتی ہیں۔

تفصیل مشکی گولیوں کی	وزن	قیمت
گولیاں مع رقعہ مشک آمیز جو خوشبو کے	۲ تولہ	عہ
گولیاں دو بلا ورق سوا ورق کے	۳ تولہ	عہ
چٹنی یعنے قوام مشکی گولیاں بنتی ہیں۔	۵ تولہ	عہ

محمد عبد الرحمن وحافظ خلیل الرحمن تاجران چکن لکھنؤ گلی پارچہ

ترجمہ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہو گیا جسمیں نہایت جامعیت و اختصار کیساتھ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد (۲۰۰۹) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدیں ہمارے پاس باقی ہیں قیمت فی جلد عہ تیرہ روپیہ ہو گی شائقین جلد اس دولت بے بہا کو حاصل کر لیں ورنہ یہ روپیہ صرف ملسکتا ہے مگر ایسے نایاب جواہر نہیں مل سکتے

شیعہ سنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سالانہ ۱۳۱۸ھ کے ساتھ میں شایع ہوا نہایت دلچسپ اور لطیف عبارت تہذیب و متانت میں بھی اپنا آپ ہی نظیر علمی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت عہ

مطرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی تصنیف و شیعوں کے استدلال کی رکاکت و سفاہت دیکھنا ہو تو کیا چھپا ہے

آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد میں نواب محسن الملک مولوی مہدی علیخان صاحب (احسن اللہ عاقبتہ و حسن مثواہ آخرتہ) نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھا دیا ہے طعن فدک کی بیخکنی کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے انداز سے انھوں نے عوام کو قبضہ کر دیا ہے خدا انکی یہ محنت قبول فرمائے قیمت بہ رعایت خاص ۸ عہ

آئینہ اسلام یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تالیف ہے۔ اس رسالہ میں ان سترہ سوالات کے جواب ہیں جو ضلع فیض آباد میں ایک شیعی نے عقدہ لاینحل سمجھکر پیش کیے تھے۔ یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہیں بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت مع محصولڈاک ۳ر

(اوپر کی لکھی ہوئی کتابیں عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کریں)

قصہ عبد الرحیم ربعی عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے قیمت ۴ر

شائقین اس پتہ سے طلب فرمائیں

شہر شاہجہانپور محلہ باڑوزئی مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ۔ بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب

... خوشبودار ...

[illegible]

نسخہ سلطانی

[illegible]